سوال

(321)چند روایات کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل احادیث کی تخریج درکار ہے۔

1۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ قَطُّ بِدَعْوَةٍ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّہِ أَنْ لَا تُرَدَّ أَيْدِيَهُمْ"

(جب بھی تین آدمی کسی دعا کے ساتھ اکٹھے ہوں تو اللہ پر یہ حق ہے کہ ان کے ہاتھوں کو خالی نہ لوٹائے۔) (بیہقی۔شعب الایمان۔ابن اعدی(2/820)ابو نعیم فی الحلیہ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

2۔ "لا یجتمع ملأ فیدعو بعضھم ویؤمن بعضھم إلا أجابھم اللہ۔

(جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہو کر دعا کرتے ہیں اور کچھ آمین کہتے ہیں تو اللہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے۔) (بیہقی،طبرانی کبیر)(7/22)حاکم(3/347)عن حبیب بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

3۔ "العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ونصب فی الدعاء، ورفع یدیہ، وفعل الناس مثلہ حتی طلعت الشمس

البدایۃ والنھایۃ خلافۃ ابی بکر ذکر ردۃ اہل البحرین ودعوتھم الی الاسلام"

(البدایہ النہایہ 6/328 وطبع بیروت جز7 جلد3 صفحہ333، طبرانی صغیر: 392) مجمع الزوائد(9/376)اسی طرح کا مفہوم طبقات ابن سعد(4/363) میں ہے۔

4۔ تفسیر روایت۔

"إذا فرغت من الصلاۃ المکتوبۃ فانصب إلی ربک فی الدعاء وارغب إلیہ فی المسألۃ یعطک"

(معالم التنزیل مع الباب التاویل 7/220، دوسرا نسخہ 4/503)

5۔ اثر دعائے موسیٰ علیہ السلام وہارون علیہ السلام

"{قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا} وقال ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ وکان أحدھما یدعو والآخر یؤمن (فتاوی مصریہ)"

"کان موسیٰ علیہ السلام بن عمران: اذا دعا امن علیہ ہارون علیہ السلام عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ"

(موسیٰ علیہ السلام جب دعا کرتے تو ہارون علیہ السلام آمین کہتے)

6۔ فتویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

"والاجتماع علی القراءۃ والذکر والدعاء حسن"

(قرآءت ذکر اور دعا پر اکٹھا ہونا اچھا ہے) (مختصر فتاویٰ مصریہ صفحہ 93) (محمد صدیق ایبٹ آباد)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابو احمد بن عدی الجرجانی (متوفی 365ج) نے کہا:

"عن زید بن اسلم عن ابیہ عن انس رضی اللہ عنہ قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ قَطُّ بِدَعْوَةٍ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا تُرَدَّ أَيْدِيَهُمْ"

(الکامل فی ضعفاء الرجال ج2ص820)

حافظ ابو نعیم الاصبہانی (متوفی 430ھ) نے کہا:

"حدثنی زید بن اسلم عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ قَطُّ بِدَعْوَةٍ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا تُرَدَّ أَيْدِيَهُمْ"، غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ زَيْدٍ، لا اعلم رواہ الا حبیب عن ہشام عنہ" (حلیۃ الاولیاء ج3ص226)

مفہوم متن:

تین آدمی کبھی اکٹھے نہیں ہوتے، پھر وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں مگر اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انھیں نہ لوٹائے۔ (یعنی تین آدمی جب بھی اکٹھے ہو کر دعا کرتے ہیں۔ تو اللہ ان کی دعا قبول کرتا ہے رد نہیں کرتا)

بیہقی کی شعب الایمان اور کتاب الدعوات، دونوں میں مجھے یہ روایت تلاش بسیار کے باجود نہیں ملی۔ (والعلم عند اللہ)

درج بالا دونوں سندوں کا دارومدار حبیب کاتب مالک پر ہے جس کے بارے میں امام ابن عدی نے فرمایا: "یضع الحدیث" وہ حدیث گھڑتا تھا۔ (ج2ص818)

ابو حاتم الرازی نے کہا: "یکذاب" وہ جھوٹ بولتا تھا۔ (الجرح والتعدیل ج3ص100)

یعنی یہ روایت موضوع ہے۔

2۔امام طبرانی نے کہا:

"أخرجه الطبرَاني في "المعجم الكبير" (3536/26/4): حدثنا بشر بن موسى: ثنَا أبو عبد الرحمن المقرئ: ثنَا ابن لهيعة: حدثني ابن هبيرة عن حبيب بن مسلمة الفهري- وكان مُستجَاباً- : أنه أمِرَ على جيش، فدرب الدروب، فلما لقي العدو؛ قال للناس: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول .. فذكره ثم إنه حمد الله وأثنى عليه فقال: اللهم! احقن دماءنا، واجعل أجورنا أجور الشهداء". فبينما هم على ذلك إذ نزل (الهنباط) أمير العدو، فدخل على حبيب سرادقه وقال الطبرَاني): الهنباط) بالرومية: صاحب الجيش". (المعجم الکبیر ج4ص22،21،حدیث نمبر3536)

حاکم نیشاپوری (متوفی405ھ) نے کہا:

"اخبرنا الشیخ الامام ابوبکر بن اسحاق: حدثنا بشر بن موسی: ثنَا أبو عبد الرحمن المقرئ: ثنَا ابن لهيعة: حدثني ابن هبيرة عن حبيب بن مسلمة الفهري الخ" (المستدرک ج3ص347)

بیہقی کی شعب الایمان، الدعوات الکبری اور السنن الکبریٰ میں یہ روایت نہیں ملی۔

مرفوع حدیث کا ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا کوئی گروہ اکٹھا نہیں ہوتا پھر بعض دعا کرتے اور باقی سارے آمین کہتے ہیں تو اللہ ان کی دعا قبول کرلیتا ہے۔

سند کی تحقیق:

یہ سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تقریب التہذیب میں لکھا ہوا ہے کہ حبیب بن مسلمہ الفہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ 42ھ میں فوت ہوئے اور عبد اللہ بن ہبیرہ المصری 126ھ میں فوت ہوئے ان کی عمر 85سال تھی۔ یعنی وہ 41ھ میں پیدا ہوئے۔ سیدنا حبیب بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت وہ صرف ایک سال کے بچے تھے لہٰذا یہ سند منقطع ہے۔

3۔واقعہ العلاء بن الحضرمی۔

"العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ونَصب في الدعاء، ورفع يديه، وفعل الناس مثله"

یہ واقعہ البدایہ والنہایہ (6ص333) میں بغیر کسی سند کے مذکور ہے۔

المعجم الصغیر للطبرانی (ج1ص143) مجمع الزوائد (ج9ص376) اور طبقات ابن سعد (ج4ص363) میں "ورفع يديه وفعل الناس مثله" کے الفاظ نہیں۔

مفہوم متن:

العلاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا میں ہاتھ اٹھائے اور لوگوں نے (بھی) اسی طرح کیا۔

تحقیق:

یہ روایت بلا سند ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

4۔ تفسیر معالم التنزیل للبغوی (ج4ص503سورۃ الانشراح) میں لکھا ہوا ہے کہ:

"قال ابن عباس، وقتادۃ، والضحاک، ومقاتل، والکلبی: فإذا فرغت من الصلاۃ المکتوبۃ فانصب إلی ربک فی الدعاء وارغب إلیہ فی المسألۃ یعطک"

یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قتادہ، ضحاک، مقاتل اور کلبی کہتے ہیں کہ فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنے رب سے دعا کرو۔ وہ تیرا سوال (پورا کرکے) تجھے عطا کرے گا۔

تحقیق:

یہ بلا سند اقوال، تفسیر طبری (ج30ص151، 152) میں ضعیف سندوں سے مذکور ہیں تفسیر طبری صفحہ 152 پر ضعیف سند سے لکھا ہوا ہے کہ:

"الضّحاک {فَإِذَا فَرَغتَ فَانصَب} یَقُول: مِنَ الصَّلَاۃِ المَکْتُوبَۃِ قَبلَ أَن تُسَلِّم, فَانصَب"

یعنی "فَانصَب" کا مطلب یہ ہے کہ فرض نماز سے فارغ ہوتے وقت سلام سے پہلے دعا کرو۔ لہٰذا ان اقوال غیر ثابتہ سے اجتماعی دعا کے قائلین کا مدعا پورا نہیں ہوتا۔

5۔ "قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا" کے سلسلے میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول (مختصر الفتاوی المصریہ ص93) محتاج دلیل ہے۔

عین ممکن ہے کہ ان کی دلیل تفسیر ابن کثیر (ج2ص445) وغیرہ کے آثار واقوال ہوں جو تفسیر طبری (ج11 ص111، 110) تفسیر ابن ابی حاتم (ج6ص1980) اور تفسیر عبدالرزاق (ج1ص261حدیث1171) میں ضعیف وغیر ثابت سندوں سے مذکور ہیں واللہ اعلم۔

حدیث۔

"کان موسیٰ بن عمران اذا دعا امن علیہ ہارون"

تفسیر درمنثور (ج3ص315) میں بغیر سند کے ابو الشیخ (الاصبہانی) سے اور کنز العمال (ج2ص622حدیث4914) میں بحوالہ عبدالرزاق منقول ہے۔ مصنف عبدالرزاق (ج2ص99ح2651) میں یہی روایت:

"بشر بن رافع عن ابی عبداللہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ   الخ"

کی سند سے مذکور ہے۔ بشر بن رافع ضعیف الحدیث تھا۔

دیکھئے تقریب التہذیب (685) اور ابو عبداللہ کی توثیق بھی ثابت نہیں ہے۔

لہٰذا یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول :

"الاجتماع علی القراءۃ والذکر والدعاء حسن إذا لم یتخذ سنۃ راتبۃ ولا اقترن بہ منکر من بدعۃ"

قرآءت ذکر اور دعاء پر اکٹھا ہونا اچھا ہے بشرطیکہ اسے سنت راتبہ نہ سمجھا جائے اور نہ اس کے ساتھ کسی بری بدعت کا اضافہ کر دیا جائے۔ (مختصر الفتاوی المصریہ ص92) کا تعلق بعض اوقات دعا سے ہے نہ کہ فرض نماز کے بعد کیونکہ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ خود لکھتے ہیں۔

"أما دعاء الإمام والمأمومین جمیعا عقیب الصلاۃ فھو بدعۃ، لم یکن علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم "

یعنی امام اور مقتدیوں کا نماز کے بعد اکٹھے ہو کر دعا کرنا بدعت ہے کیونکہ یہ عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھا۔ (الفتاوی الکبری ج1ص219 طبع دارالمعرفۃ بیروت، لبنان)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص بغیر کسی التزام یا لزوم کے کبھی کبھار یہ دعا کر لیتا ہے تو عمومی کی رو سے جائز ہے تاہم افضل یہی ہے کہ مسنون اذکار و تسبیحات پر اکتفاء کر کے اس "اجتماعی دعا" سے بچا جائے۔ واللہ اعلم (شہادت، مئی 2001ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات- صفحہ600

محدث فتویٰ